تحقیق

شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی



نسبِ غوثِ الوریٰ

مرتبہ:

اقبال احمد اختر القادری

ناشر: فیضِ رضا پبلی کیشنز، کراچی

اماطۃ الاذیٰ عن



نسبِ غوث الوریٰ

تحقیق

شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی

مرتبہ:

اقبال احمد اختر القادری



ناشر، فیضِ رضا پبلی کیشنز، کراچی

نام	:	اماطتہ الاذیٰ عن نسب غوث الوریٰ
از قلم	:	شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی
مرتب	:	اقبال احمد اختر القادری
تصحیح	:	مولانا سرفراز احمد اختر القادری
صفحات	:	۲۴
کمپوزنگ	:	لیزنیٹ' ہاشمی ٹرسٹ بلڈنگ' اردو بازار' کراچی
سن اشاعت	:	۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء
ناشر	:	فیض رضا پبلی کیشنز - کراچی
ہدیہ	:	-/۸ روپیہ

ملنے کے پتے

☆ ○ ☆

○ مکتبہ اویسیہ رضویہ' سیرانی مسجد' ملتان روڈ' بہاولپور

○ فیض رضا پبلی کیشنز' آر-۳۱' بلاک نمبر ۱۷' گلبرگ' کراچی۔

○ المختار پبلی کیشنز' ۲۵- جاپان مینشن' رضا چوک (ریگل) صدر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

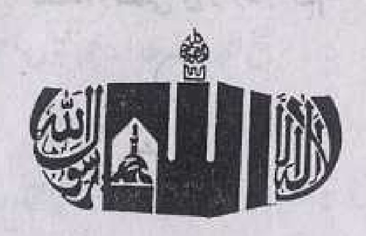
پیش لفظ

فقیر نے مناظرہ شیعہ کی مشہور کتاب کلید مناظرہ میں دیکھا اس کے مصنف نے سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی سیادت کا انکار کیا بلکہ آپ کو یہودیوں کا دلال لکھ مارا۔ خون کھول گیا' فوراً" اس کے ازالہ میں یہ رسالہ لکھ کر اس کا نام "اماطتہ الاذی عن نسب غوث الوریٰ" رکھ دیا۔ یہ رسالہ پہلے ایک مجموعہ کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔ اب اسے ترمیم و اضافہ کے ساتھ علیحدہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کی تدوین میں حضرت مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کراچی نے کافی محنت کی ہے جبکہ ان کے ہونہار بھائی مولانا محمد سرفراز احمد اخترالقادری نے تصحیح میں بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں اہل علم برادران کو دین و دنیا میں خوب نوازے۔ آمین

اس موضوع پر مزید تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کا رسالہ "کیا غوث اعظم سید نہیں" دیکھیں۔

وما توفیقی الا باللہ و صلی اللہ علی حبیبہ الا علی

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ



غوثیہ نسب نامہ

عارف باللہ حضرت مولانا جامی اپنی مشہور کتاب "نفحات الانس" اور علامہ ابوالفرح عبدالرحمٰن شہاب معروف بہ ابن رجب اپنی کتاب "طبقات حنابلہ" میں آپ کو صحیح النسب سادات حسنی لکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں قلاوۃ المتجو' زہت بھجتہ اور طبقات خزات الوفیات وغیرہ طبقات بھی ہم زبان ہیں۔ کہ آپ صحیح نسب حسنی حسینی تھے۔

آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح ابن موسیٰ۔ بن عبداللہ بن یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بطونی' بن عبداللہ المحض' بن حسن' بن امام ہمام سیدنا حسن' گویا گیارہ واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت مولا علی سے جاملتا ہے۔

آپ اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی ہیں۔ اور پندرہ واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ (تفصیل آگے آتی ہے۔)

طعن

○

آپ کو انگریز ایرانی النسل اور شیعہ سرے سے سید نہیں مانتے۔ انگریز کے سوال کا جواب مندرجہ ذیل عبارت سے پڑھئے اور شیعہ کی عبارات اور اس کے جوابات آنے والے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ یہ غلط خیال ہے کہ آپ ایرانی النسل تھے۔ اس دعویٰ کے لئے کوئی سند پیش نہیں کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ عربی النسل نہ ہوتے تو آپ کے معاصرین خصوصاً" وہ علماء جو آپ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرتے تھے **مثلاً**" مفتی عراق ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ البکوی البغدادی اپنی کتاب "انوارالناظر" میں جو حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی کی سیرت سے متعلق ہے' اس کا تذکرہ ضرور کرتے۔ ایرانی حبشی' زنجی (نیگرو) یا ترکی نسبت کو نہ اس زمانے میں مسلمان پست تصور کرتے تھے اور نہ قرون وسطیٰ کے کسی دور میں' کیونکہ "نیچ ذات" خالص ہندوانہ تصور حیات ہے۔ مفروضات کی دنیا وسیع ہے بلکہ بعض اوقات گھناؤنی بھی نظر آتی ہے۔ اور شیعہ کا خیال ہے کہ شیخ سید نہ تھے۔ ملاحظہ ہو (کلید مناظرہ صفحہ نمبر ۲۱۴)

(جواب) : یہ صرف شیعوں کی متعصبانہ چال ہے۔ وہ صرف اس لئے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے شیعہ عقائد کی بھرپور تردید فرمائی

ہے۔ ان کا قاعدہ ہے کہ جو ان کے نظریات کا مخالف ہو اسے سب و شتم اور الزام تراشی و بہتان بازی سے نوازتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے ائمہ زادوں کو معاف نہیں کیا مثلاً " حضرت زید بن علی (زین العابدین) بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ یعنی حضرت امام حسین کے پوتے اور حضرت زین العابدین کے صاحبزادے کو کافر کہتے ہیں حالانکہ وہ عالم متقی اور پرہیزگار تھے۔ مروانیوں کے ہاتھ شہید ہوئے اور ان کے صاحبزادے حضرت یحییٰ بن زید کے بھی دشمن ہیں اور ایسے ہی ابراہیم بن موسیٰ کاظم اور حضرت جعفر بن علی یعنی حضرت امام حسن عسکری کے بھائی کو بھی کذاب کہا۔ پھر حسن بن مثنیٰ اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ محض اور ان کے بیٹے حضرت محمد ملقب بہ نفس زکیہ کو کافر و مرتد لکھتے ہیں اور ابراہیم بن عبداللہ اور زکریا بن محمد باقر اور محمد بن عبداللہ بن حسین بن حسن اور محمد بن قاسم بن حسن اور یحییٰ بن عمر جو کہ حضرت زید بن امام زین العابدین کے پوتوں میں سے ہیں ان سب کو کافر و مرتد کہتے ہیں اسی طرح وہ تمام سادات حسینیہ و حسنیہ جو حضرت زید بن علی امام زین العابدین کی امامت اور بزرگی کے قائل ہیں سب کو گمراہ جانتے ہیں تفصیل اور حوالہ جات فقیر کی کتاب "آئینہ شیعہ مذہب" میں ملاحظہ ہو۔

بنا بریں اگر وہ غوث جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں اور بت پرستوں اور یہودیوں کا چودہری (۱) لکھیں تو مجبور ہیں۔ ورنہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نسب مبارک کو تاریخ نے سورج سے زیادہ واضح کیا ہے۔

دلائل از کتب شیعہ

(۱) شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی نے "تذکرۃ السادات" میں لکھا ہے کہ

"سلسلہ انساب پدری حضرت قطب ربانی بحر المعانی شیخ الجن والانس شیخ عبدالقادر جیلانی موسیٰ جون بن عبداللہ المحض بن حسن مثنی بن امام حسن علیہ السلام مفتتہی می شود" (۲)

کتاب مذکور کی عبارت مسطور بالا لکھ کر منکرین کو یعنی شیعوں کو یوں سمجھاتے ہیں کہ:

"ہر کہ طعن برایشاں دارد از روئے عقائد دارد نہ از روئے نسب و اگر طعن از روئے نسب باشد لاحاصل است چراکہ در تواریخ نسابان ماضیہ سیادت ایشاں ثابت است۔"

یعنی جو کوئی مذہب شیعہ میں ان پر طعن کرتا ہے تو بوجہ ان کے مذہب (سنی) کے ورنہ آپ کے نسب پر کسی کو طعن کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں اگر کوئی کرے بھی تو بے وقوفی ہے اس لئے کہ سابق دور میں جتنا نسب بیان کرنے والے محققین ہیں سب کے نزدیک آپ کی سیادت مسلم ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"سید قطب الدین حسنی حسینی عمزاد حضرت غوث الثقلین است۔"

(۲) مرتضیٰ شیعی نے "بحر الانساب" میں لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی منسوب است بعبد اللہ بن یحیی بن محمد رومی بن داؤد الامیر الکبیر بن موسیٰ

ثانی الخ یاد رہے کہ حضرت موسیٰ حسن ثنی کے پڑوتے ہیں۔

(۳) روضتہ الشہدا میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ قطب الاقطاب سیدی محی الدین عبدالقادر قدس سرہ، منسوب است بعبداللہ بن یحییٰ۔

اہل سنت کی کتب سے دلیل

ان کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ چند ایک مشاہیر کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عارف جامی نفحات الانس میں، ملا علی قاری نے نزہتہ الخاطر میں علامہ علاؤ الدین نے تحفتہ الابرار میں علامہ اربلی نے تفریح الخاطر میں سلالتہ الافاضل علامہ سید محمد مکی نے سیف ربانی میں علامہ شیخ سراج الدین شافعی نے درر الجوہر علامہ سید مومن نے نور الابصار وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) فی غیرھا لا یعلم عددھم الا اللہ ورسولہ الاعلیٰ (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) فقیر صرف علامہ شہیر فہامہ بے نظیر حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری کی عبارت پیش کرکے بحث کو ختم کرتا ہے۔

"الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی سید شریف الطرفین صحیح النسبین من الابوین الامام الاحسنین الحسن و الحسین بحسب الابتداء الذی علیہ الانتہاء متواتر صحیح ثابت ظاہر کظہور الشمس فی اربعتہ النہار لا یقبل الجمجمتہ والنزاع کما علیہ الاجماع رغما للمبتدعتہ الرفضتہ اہل الزیغ والنفاق و الشقاء حفظنا

الله والمسلمين من كمن الحاسدين الضالين يحسدون
الناس على ما اتاهم الله من فضله وهو ارحم الراحمين
فلا حاجته الاقامته الدليل على هذا النسب الشريف
الواضح البرهان المشهور لكل مكان كما قال الشاعر
۔ فلا يصح فى الاذهان شيئى اذا احتاج النهار الى د
ليل" (نزهته الخاطر)

اسی طرح حجتہ البیضاء میں لکھا ہے کہ:
"الشیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر الحسنی الحسینی
الجیلانی رحمتہ اللہ نسبہ الشریف من جانب الام الی
الامام الہمام سیدنا الامام حسین ثبتت بروات المعتمدات
من المعتبرات الثقات العلماء المحدثین و المورخین
و الفقہاء الکاملین العالمین رحمہم اللہ تعالیٰ۔"

(ف) ہم نے اختصار کے پیش نظر ان دو عبارتوں اور چند کتابوں کے اسماء پر اکتفا کیا ہے ورنہ سینکڑوں سے تعداد آگے بڑھنا چاہتی ہے۔ چونکہ وہ طویل لاطائل اور امر لاحاصل ہے اسی لئے ترک کردیا۔ منصب مزاج کے لئے اتنا کافی۔ اور ضدی، ہٹ دھرم کے لئے دفاتر بھی ناکافی۔

ماں کی طرف سے نسب شریف یوں ہے

○

السید الشیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر ابن السیدة ام الخیرامتہ الجبار
فاطمتہ بنت السید عبداللہ الصومعی الذاہدین السید کمال الدین عیسیٰ بن السید

الامام علاؤ الدین الجواد ابن الامام علی الرضاء ابن الامام موسیٰ الکاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد بن الباقر بن الامام زین العابدین ابن الامام الہمام سید الشہداء ابی عبداللہ الحسین ابن سیدنا امیرالمومنین علی بن ابی طالب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

ان قوی دلائل کے بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے **لا یجتمع امتی علی الضلالتہ** میری امت کا گمراہی پر اجماع نہیں ہو سکتا اور فرمایا "**ید اللہ علی الجماعتہ**" جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے یعنی حق جماعت کے ساتھ ہوتا ہے اور ہم نے مضمون سابق میں نہ صرف اہلسنّت و جماعت کی تصریحات پیش کی ہیں بلکہ اہل تشیع کے بہت بڑے بڑے مجتہدین اور آقاؤں کی غلط فہمیوں کی تردید عبارات میں پیش کی ہیں۔ اس کے باوجود پھر بھی کوئی ضد کرتا ہے تو اسے بھی حضور علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات غور سے پڑھنے چاہئیں۔ "**من شذ شذ فی النار**" (ابن ماجہ) جو جماعت سے ہٹ کر اپنی رائے پر ڈٹا رہے تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اور فرمایا:

> "**من فارق الجماعتہ قدر شبر فقد خلع ربقتہ الاسلام من عنقہ**" (احمد۔ ابوداؤد) جو بھی جماعت سے ایک بالشت بھر علیحدہ ہوتا ہے تو وہ سمجھے کہ وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال رہا ہے۔

ان تمام دلائل سے بھی سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سید ہونے کا منکر ہے تو ان کی سیادت میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی البتہ منکر کی

بدقسمتی کا ثبوت ہوگا۔ اور نقصان ہوگا۔ تو اسی کا۔ اس لئے کہ سورج پر تھوکنے سے تھوک اپنے منہ پر ہی پڑتا ہے۔

تمتہ بحث النسب

○

یاد رہے کہ نہ صرف موجودہ شیعہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نسب شریف کے منکر ہیں بلکہ ایک مدت سے یہ تحریک جاری ہے سب سے پہلے "عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب" کے مصنف نے یہ حرکت کی اور اس کا مصنف زیدی شیعہ تھا۔ چنانچہ حج الکرامہ صفحہ نمبر۲۳۱ میں لکھا ہے۔ "صاحب کتاب عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب" کہ نیز او از علمائے زیدیہ است" پھر اس وقت سے نہ صرف اہلسنّت نے تردیدیں کیں بلکہ علمائے شیعہ بھی اس کی تردید میں کمربستہ ہوئے جن کے چند حوالہ جات فقیر نے اوپر لکھ دیئے۔

بھکانے کا موجب

○

اصلی غرض تو ان کی وہی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ شیعہ رافضی مذہب کے رد میں کمربستہ رہے اسی لئے ان کی شخصیت کو ان کا گھٹانا ضروری ہوا پھر انہیں عوام کو غلطی میں ڈالنے کا موقع مل گیا۔ کہ حضرت غوث الاعظم کے لقب میں عموماً "الشیخ" لکھا جاتا ہے۔ شیعہ نے کہا کہ حضور غوث الاعظم سید نہ تھے ورنہ انہیں شیخ کیوں لکھا اور کہا جاتا

ہے۔ اگرچہ ان کے مذہبی پیشواؤں نے دلائل سے سمجھایا کہ حضور غوث الاعظم یقیناً سید تھے۔ منجملہ ان کے ایک دلیل یہ بھی دی کہ "سید قطب الدین حسنی حسینی" ہیں اور وہ حضرت غوث الثقلین کے چچیرے بھائی ہیں۔ سید قطب الدین کے لقب میں بھی شیخ مذکور ہے اور اس کی ایک تاریخی دستاویز کتاب شیعہ بحر الانساب صفحہ نمبر ۲۴ سے لیجیے۔ مصنف بحرالانساب بعض اولاد حسن یعنی سیاہ انگیز چچیرے براذر سیدنا غوث الاعظم کے حالات بیان کرتے ہوئے لفظ "شیخ" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :

"سیاہ انگیز بن ابراہیم بن زید بن امام حسن از بغداد روئے بولایت دارالمرز جیلان نہاد و مدتے روزگار در شعب جبال بسر بردو ویرا سیاہ انگیز می گفتند از جہت آنکہ باہشام بن عبدالملک بن مروان بسیار مجادلہ نمودہ بود آخر الامر بدار المرز جیلان موضع کوہ پایہ وطن ساخت و ذریات وے بسیار رشد تا زمان خلفاء بنی عباس و آں ملعون حکم کردہ بود کہ سید صحیح النسب راہکشندلن چوں خلفائے بنی عباسی بکوہ پایہ ناز زندراں بموضع استاق رسیدنا سیداں راز جرو سیاست می کروند کہ اینہا کہ در استاج باشند شیخ اند سید نیستند چوں آں منافقین ایں سخناں شنید ند دست از کشتن سادات باز داشتندو ازاں زماں القاب ایشاں شیخ مذکور است و سیادت شان مخفی بماند۔"

سیاہ انگیز ابن ابراہیم بن زید بن امام حسن بغداد سے پہاڑوں میں

چھپ گئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ہشام بن عبدالملک سے انہوں نے جنگ کی لیکن بوجہ کمی کے پہاڑوں میں وطن بنالیا آپ کی اولاد بہت ہوئی اس بدبخت خلیفہ نے حکم جاری کیا کہ ہر سید صحیح النسب کو قتل کرکے ان کی بنیاد بھی ختم کردی جائے انہوں نے تلاش کرکے ان حضرات کو پالیا لیکن وہاں کے باسیوں نے ان کی جان بچانے کے لئے قسم کھائی کہ یہ لوگ شیخ ہیں اس وجہ سے اس وقت سے ان کا نام شیخ مشہور ہوگیا اس روایت سے شیعوں کا وہ اعتراض بھی دفع ہوگیا جو لکھا کہ جنگی دوست عجمی ہے۔ (کلید مناظرہ صفحہ نمبر ۲۱۵۔ اس سے اس کا مقصد یہی ہے کہ حضور غوث الاعظم کے والد ایک عجمی تھے اسی لئے سید نہیں (لاحول ولاقوۃ) کیا **عجمیت** سیادت کو حائل ہے کیا جنگی دوست کے لفظ سے سیادت کی نفی ہوتی ہے تو پھر اس طرح سیاہ انگیز کے لفظ سے بھی ان کے چچیرے بھائی سے سیادت کی نفی کرنی چاہئے حالانکہ وہ غلط ہے جس طرح وہ غلط ہے تو یہ بھی غلط۔

اصطلاح صوفیہ میں شیخ نائب و وارث نبوت کو کہا جاتا ہے۔

بہرحال شیعہ اپنی اندرونی بیماری سے غلط بیانی کرتے ہیں ورنہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نسب شریف اظہر من الشمس والامس ہے۔

دشمنان اولیاء کا یہی طریقہ رہا ہے اور رہے گا سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے متعلق پاکستان کا ایک منہ پھٹ گستاخ کیپٹن' ڈاکٹر مسعود الدین اپنے پمفلٹ توحید خالص صفحہ نمبر ۳۰ میں لکھتا ہے۔

اسی سال (۵۹۳ھ میں) عبیداللہ بن یونس بن احمد الوزیر جلال الدین ابوامظفر الحنبلی نے وفات پائی وہ شروع میں سرکاری دفاتر کا نگراں تھا بعد کو خلیفہ نے اسے وزیر مقرر کردیا۔ وہ قرآن و حدیث و فقہ' حساب'

انجنیری، الجبرا اور علم الانساب کا عالم اور امام تھا مگر اس نے چند اعمال سے اپنے معاملہ کو لوگوں کی نگاہ میں گرالیا اور ان چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے الشیخ عبدالقادر جیلانی کے گھر کو مسمار کر کے ان کی اولاد کو دربدر کردیا اور کہا جاتا ہے کہ اس نے رات کے وقت آدمی بھیجا جس نے شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبر کھود ڈالی اور ان کی ہڈیاں دریائے (دجلہ) کی لہروں میں پھینک دیں اور کہا کہ یہ وقف کی زمین ہے اس میں کسی کا دفن کیا جانا حلال نہیں ہے۔

نسبی فخر

○

حضور غوث الاعظم الثقلین رضی اللہ عنہ کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں داخل ہونے کا فخر حاصل ہے وہ اس طرح کہ آپ کے والد ماجد سید ابو صالح موسیٰ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اور آپ کی والدہ ماجدہ بی بی ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور گلستان شہادت کے یہ دونوں نونہال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ، نواسے اور آپ کی صاحبزادی سیدتنا فاطمتہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں، اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نسباً" حسنی و حسینی سید ہیں، للہ در من قال ۔

شاہ حسن کے اک گل رعنا جناب ہیں
حضرت حسین کے درزیبا جناب ہیں

آپ کے دونوں نسب نامے تفصیلاً ملاحظہ ہوں'

پدری نسب نامہ

والد ماجد کی طرف سے آپ کا شجرہ نسب یوں ہے' سیدنا محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سید ابی عبداللہ بن سید یحییٰ الزاہد بن سید محمد بن سید داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبداللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبداللہ المحض بن سید حسن المثنی بن سیدنا امیر المومنین امام حسن بن سیدنا امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ (۳)

مادری نسب

والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا نسب نامہ یوں ہے۔

سیدتنا ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی الزاہد بن سید ابوجمال بن سید محمد بن سید محمود بن سید ابوالعطا عبداللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن سید ابو علاؤالدین محمد الجواد بن سید علی الرضا بن سید موسیٰ الکاظم بن سیدنا امام جعفر صادق بن سیدنا امام باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امیر المومنین امام حسین بن اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ سید و عالی نسب در اولیاء نور چشم مرتضیٰ و مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ

خاندانی حالات

○

فقیر حضور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کے مبارک خاندان کے حالات بھی عرض کرتا ہے تاکہ آئندہ تا قیامت کوئی بدبخت حضور کی نسب عالی اور آپ کی سیادت نسب عالی اور آپ کی سیادت نسبی کے خلاف دریدہ وہنی نہ کرسکے۔ تفصیل تو فقیر کی ضخیم تصنیف ہمہ خانہ چراغ میں ہے یہاں چند ایک اسمائے گرامی مع مختصر حالات عرض کرتا ہوں تاکہ مخالف کو سمجھایا جاسکے کہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کس صدف کا موتی ہیں (ننھیال سے) آپ کے نانا کا نام عبداللہ صومعی تھا آپ جیلان شریف کے مشائخ میں سے ایک نہایت ہی زاہد اور پرہیزگار ہونے کے علاوہ صاحب فضل و کمال تھے بڑے بڑے مشائخ کرام سے آپ نے شرف ملاقات حاصل کیا' سرگروہ زہاد تھے۔

شیخ ابو عبداللہ محمد قزوینی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ آپ مستجاب الدعوات تھے آپ کسی شخص سے ناراض ہوتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے بدلہ لیتا۔ اور جس پر آپ خوش ہوتے تو اللہ کریم اس کو انعام و اکرام سے نوازتا۔ ضعیف الجسم اور نحیف البدن ہونے کے باوجود آپ نوافل کثیر تعداد میں ادا فرماتے اور ذکر و اذکار میں مصروف رہتے تھے۔

کان یخبر باالامر قبل وقوعہ فیقع کما یخبر

آپ اکثر امور کے واقعہ ہونے سے پہلے ان کی خبر دے دیا کرتے تھے۔ اور جس طرح آپ ان کے رونما ہونے کی اطلاع دیتے تھے اسی طرح

ہی واقعات رو پذیر ہوتے تھے۔

(بہجتہ الاسرار صفحہ نمبر ۸۹ قلائد الجواہر صفحہ نمبر ۳ مطبوعہ مصر نفحات الانس فارسی صفحہ ۳۵۱ سفینتہ الاولیاء صفحہ نمبر ۶۳)

قافلہ کی مدد فرمانا

حضرت ابو عبداللہ قزوینی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب ایک قافلہ کے ہمراہ سمرقند کی طرف تجارت کا مال لے کر گئے۔ جب وہ ایک صحرا میں پہنچے تو ان پر ڈاکوؤں کے گروہ نے حملہ کردیا۔ قافلہ والوں کا بیان ہے کہ ہم نے اس مشکل کے وقت شیخ عبداللہ صومعی رحمتہ اللہ علیہ کو پکارا تو ہم نے دیکھا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں اور سبوح قدوس ربنا اللہ تفرقی یا خیل عنا پڑھ رہے ہیں۔ آپ کا یہ پڑھنا ہی تھا کہ تمام ڈاکو جو سوار تھے۔ منتشر ہوکر کچھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور کچھ جنگل کی طرف بھاگ گئے۔ اور ہم ان ڈاکوؤں سے محفوظ رہے۔ بعد ازیں ہم نے آپ کو ہر چند تلاش کیا مگر آپ کو نہ پایا۔ جب ہم جیلان واپس آئے تو ہم نے یہ ڈاکوؤں والا واقعہ بیان کیا تو ان لوگوں نے حلفاً کہا ماغاب الشیخ رضی اللہ عنہ کہ اس اثناء میں شیخ بالکل غائب نہیں ہوئے۔

(بہجتہ الاسرار صفحہ نمبر ۸۹، قلائد الجواہر صفحہ نمبر ۳)

حضرت ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم تھے۔
آپ کا اسم گرامی سید موسیٰ کنیت ابو صالح اور لقب جنگی دوست تھا۔ آپ جیلان شریف کے اکابر مشائخ میں سے تھے۔

لقب کی وجہ تسمیہ : آپ کا لقب جنگی دوست اس لئے تھا کہ آپ خالصا" للہ نفس کشی اور ریاضت شرعی میں فرد واحد تھے۔ نیکی کے کاموں کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مرد دلیر تھے۔ اس معاملہ میں اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آپ کا ایک واقعہ منقول ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دن آپ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اٹھائے جارہے تھے۔ آپ نے جب ان کی طرف دیکھا تو غصہ سے ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے تقدس اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرات نہ ہوئی خلیفہ وقت کے سامنے انہوں نے واقعہ کا اظہار کیا۔ اور آپ کے خلاف خلیفہ وقت کو ابھارا۔

خلیفہ : سید موسیٰ کو فورا" میرے دربار میں پیش کرو۔

حضرت سید موسیٰ دربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اس وقت غیظ و غضب سے کرسی پر بیٹھا تھا۔

خلیفہ : (للکار کر کہتا ہے) آپ کون تھے جنھوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں کردیا؟

حضرت سید موسیٰ : میں محتسب ہوں۔ اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

خلیفہ : آپ کس کے حکم سے محتسب مقرر کئے گئے ہیں؟

حضرت سید موسیٰ : (رعب انگیز لہجہ میں) جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی۔ کہ سر بزانو ہوگیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد سر کو اٹھا کر عرض کرتا ہے۔

حضور والا! امر بالمعروف اور نہی عن المنکو سے بڑھ کر مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟

حضرت سید موسیٰ : تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تجھ کو دنیا اور آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچانے کی خاطر----- خلیفہ پر آپ کی اس حکیمانہ گفتگو کا بہت اثر ہوا۔ اور متاثر ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا۔

علی جاہ! آپ میری طرف سے بھی محتسب کے عہدہ پر مامور ہیں۔

حضرت سید موسیٰ : (اپنے متوکلانہ انداز میں) جب میں مامور عن الحق ہوں پھر مجھے مامور عن الخلق ہونے کی کیا پرواہ ہے۔ اس دن سے آپ جنگی دوست کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

سیدہ عائشہ رحمتہ اللہ علیہا

○

آپ حضور سیدنا غوث صمدانی قدس سرہ النورانی کی پھوپھی جان تھیں۔ آپ کا نام مبارک عائشہ کنیت ام محمد تھی۔ آپ بہت بڑی عابدہ۔ زاہدہ اور عارفہ تھیں۔

شیخ ابو العباس احمد و ابو صالح عبداللہ الطبقی بیان کرتے ہیں۔ کہ

ایک دفعہ جیلان شریف میں خشک سالی کا قحط پڑا۔ لوگوں نے ہر چند عائیں مانگیں۔ نماز استسقاء بھی ادا کی مگر بارش نہ ہوئی۔

آخر کار لوگوں نے آپ کی پھوپھی جان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ کریم بارش نازل فرمائے۔

فقامت الی رحتہ بیتھا و کنست الارض و قالت یارب انا کنست فرش انت' آپ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہوکر جھاڑو دی اور بارگاہ رب العالمین میں عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں نے زمین کو صاف کردیا ہے۔ تو اس پر چھڑکاؤ کردے۔ آپ کے یہ عرض کرنے کی دیر تھی کہ آسمان سے موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اور لوگ بارش میں بھیگتے ہوئے اپنے گھروں میں واپس گئے۔

یہاں صرف نمونہ پیش کیا گیا ہے تفصیل کے لئے رسالہ ''ام خانہ چراغ'' دیکھئے۔ رقمہ قلم القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ۱۲ شوال ۱۴۱۸ھ

☆ ○ ☆

حواشی و حوالاجات

(۱) کلید ناظرہ

(۲) یہ کتاب بفرمان سطان بن سلطان شاہ عالم بہادر شاہ غازی فرزند سلطان اورنگ زیب جو شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ سادات کرام صحیح النسب کے بیان میں لکھی گئی اور نہایت وقت نظر سے اعلیٰ درجہ کی پرکھ جانچ پڑتال کے بعد تیار ہوکر عملدرآمد کے لئے پیش کی گئی ۱۲' برخوردار مطبوعہ بمبئی کتاب کے ٹائیٹل پر مولف کی شان میں یوں لکھا ہے کہ قبلہ و کعبہ نجیب الطرفین مرتضیٰ المقلب بعلم الہدیٰ من جدہ علی المرتضیٰ علیہ الالف التحیہ و الشناء ۱۲'

(۳) حافظ ذہبی اور حافظ ابن رجب نے ابوصالح عبداللہ بن جنگی دوست لکھا ہے۔ مگر یہ خلاف صواب ہے۔ (ف) اور امام شعرانی نے ابو صالح غوث الاعظم کی کنیت لکھی ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے کہ یہ کنیت حضرت جنگی دوست کی ہے' ۱۲

تمام حضرت کے تفصیلی حالات و دلائل و عجائبات تحقیق فقیر کی تصنیف "ہمہ خانہ چراغ" میں پڑھیے۔



مجموعہ

بڑھیا کا بیڑا

اور

غوث اعظم کی کرامت

و دیگر رسائل

- غوث اعظم پر اعتراضات کے جوابات

- گیارہویں شریف

مصنف

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری

مکتبہ اویسیہ رضویہ جامع مسجد سیرانی بہاولپور

فہرستِ تصانیف شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی (بہاولپور)

۱۹۵۲ء ——— ۱۹۹۸ء

عِلم کے موتی

باھتمام

اقبال احمد اختر القادری

مقصود حسین قادری

فیضِ رضا پبلیکیشنز۔ کراچی

آر-۳۱، بلاک ۱۷، گلبرگ، کراچی (۷۵۹۵۰)



بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ

لاہور، پاکستان